تقریر

تقریر بابت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

ہم یوم مسیح موعودؑ کیوں مناتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الجمعة:3-4)

یعنی وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اُس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبے والا اور صاحب حکمت ہے۔

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جنکی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایام سعد اُن کے بسرعت گذر گئے
آمد تھی اُن کی یا کہ خدا کا نزول تھا
صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے

سامعین! مجھے آج 23مارچ کی مناسبت سے اس کی اہمیت بیان کرنی ہے اور حاضرین کو یہ بتانا ہے کہ ہم اس تاریخ کو بطور یوم مسیح موعودؑ کیوں مناتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

’’جماعت احمدیہ میں یہ دن اِس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اِس دن جماعت کی بنیاد پڑی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدید دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے اور ہم جو آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہم نے بھی اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لیے اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصہ دار بننا ہے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہے اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی… پس ہمیں ہر وقت ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاکہ مِن حیثُ الجماعت ہم ترقی کرنے والے ہوں نہ کہ نیچے گرنا شروع ہو جائیں۔ آپؑ نے اپنی بعثت اور صداقت کے بارے میں خدا کو گواہ بنا کر اعلان فرمایا ہے جو یقیناً ہمارے ایمانوں کو تقویّت بخشتا ہے۔ اگر ہم ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں اور ہر وقت سامنے رکھیں تو یقیناً یہ ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بنتی رہیں گی اور ہمیں اپنے مقصد کی طرف توجہ دلاتی رہیں گی۔ دو تین دن پہلے 23/مارچ کا دن گزرا ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ دن اس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن جماعت کی بنیاد پڑی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدید دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے اور ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہم نے بھی اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لیے

اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصہ دار بننا ہے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہے اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہو گی۔"

(خطبہ جمعہ 26/مارچ 2021ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک اَور موقع پر 23مارچ کو یومِ مسیح موعودؑ کے طور پر منانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"دو دن پہلے 23/مارچ تھی۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں بڑا اہم دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے جو اُمّتِ محمدیہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دَور کا آغاز ہوا۔ یا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اُس دن مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے اعلان کی اجازت دی جنہوں نے جہاں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے براہین ودلائل پیش کرنے تھے وہاں دینِ اسلام کی برتری تمام ادیان پر کامل اور مکمل دین ثابت کرتے ہوئے ثابت کرنی تھی اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دلوں کو بھرنا تھا۔

پس آج ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس دن کی اہمیت ہے، جماعت میں اس دن کی اہمیت کے مدّ نظر یوم مسیح موعود کے جلسے بھی ہوتے ہیں اور آج سے دو دن پہلے بھی بہت سے جلسے ہوئے جن میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد اور آپ کی جماعت کے قیام اور اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی وہاں افرادِ جماعت نے شکر بھی ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانتے ہوئے آنے والے مسیح موعود کو اور مہدی معہود کو ماننے اور اسے سلام پہنچانے کی توفیق بخشی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 25/مارچ 2016ء)

سامعین کرام! الغرض دنیا کے کونے کونے میں، 220 سے زائد ممالک اور جزائر میں کروڑوں احمدی مردوزن جذبۂ تشکّر کے تحت اس روز جلسے منعقد کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض، آپؑ کی سیرت وشمائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ منظوم کلام پڑھا جاتا ہے۔ بعض مقامات پر نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ رسائل ومیگزینز اور اخبارات کے سالانہ نمبرز شائع کئے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو ہدیۂ تبریک کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔

"مشاہدات" کے تحت گزشتہ تین سالوں سے اس تاریخی موقع پر تقاریر تیار ہو کر شیئر کی جاتی ہیں۔ امسال ملفوظات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احبابِ جماعت کو کی گئی پندونصائح پر 75 تقاریر پیش کی گئی ہیں جن کو کتابی شکل میں بطور تحفہ پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے حضور خلیفۃُ المسیح ہر سال ایک خطبہ اِس موضوع پر ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ سب اُس واحد ویگانہ خدا کا شکر ادا کرنے کا ایک طریق ہے جس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد کو مسیح اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا اور ہم سب کو اس پر آمنّا وصدّقنا کہہ کر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ہمارے خلفاء سے نومبائعین جب یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم نے بیعت سے قبل جو جماعت کو بُرا بھلا کہا اور گالیاں دیں کیا اُس کی تو کوئی سزا خدا تعالیٰ نہیں گا ہم اپنی اس حرکت پر بہت نادم ہیں اور ہم نے توبہ استغفار کی اور اب بھی کر رہے ہیں۔ خلفاءِ ان کو یہی جواب دیتے رہے اور موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اسی استغفار کا ہی نتیجہ ہے۔ مَیں ایک کلپ سُن رہا تھا جس میں ایک معزز خاتون کہہ رہی تھی کہ مَیں جماعت کی شدید مخالفین میں سے تھی۔ مجھے جب میری ایک عزیزہ نے تبلیغ کے دوران حضرت خلیفۃُ المسیح الرابعؒ کا خط دکھلایا تو مَیں نے اُسے اپنے پاؤں کے نیچے مسل دیا۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو جماعت کی طرف مائل کیا اور مَیں جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئی تو مَیں نے حضور رحمہ اللہ سے بذریعہ خط پوچھا کہ اس گستاخی کی مجھے کوئی سزا تو نہیں ہو گی تو حضورؒ نے تحریر فرمایا کہ احمدیت کی نعمت کا ملنا اسی شرمندگی، استغفار کا نتیجہ ہی ہے جو آپ کر رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"ہماری ذمہ داریاں ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ تبھی ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والوں میں شامل ہونا تھا۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف ہی دیکھنا ہوگا کہ آپ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا ہے اور اپنے پر لاگو کیا ہے اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے یا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں اور دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ، نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے“

پس اس اقتباس میں سات بنیادی اور اہم باتیں بیان کی گئی ہیں جو اس زمانے کی ضرورت ہے جس کا خلاصۃً اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے اور جب آپ نے یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کرکے اسلام کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھائیں۔ پس ہمارا پہلا فرض اور سب سے بڑا فرض جو ہمارا بنتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اُسے مضبوط کریں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے دین سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ دنیا کو بتائیں کہ مسیح موعود کی آمد کے ساتھ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یہ ایک مقصد ہے اور اب دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ غلامِ صادق ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کے لباس میں بھیجا۔ آپ کے مشن کے مطابق اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اس کی سچائی ہم نے دنیا پر واضح کرنی ہے اور اس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی ہمیں قائم کرنے ہوں گے۔ اپنی نفسانی خواہشات کو دور کرنا ہوگا۔ دنیا کو دکھانا ہوگا کہ وہ خدا آج بھی اُسی طرح دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے خالص بندوں کو، اپنے فرستادوں کو جواب بھی دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ اپنے خالص بندوں کے دلوں کی تسلّی کے سامان بھی کرتا ہے۔ دنیا کو ہم نے بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، ختم ہونے والی ہے۔ صرف اُسی کی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ پس ہماری بقا اس واحد و یگانہ اور ہمیشہ رہنے والے خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 25/ مارچ 2016ء)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ایک موقع پر 23/ مارچ کی اہمیت اور اس کو منانے کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”اِس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالے پیش کروں گا جن میں آپؑ کے آنے کی ضرورت، مقصد اور کس طرح پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں جو پہلے کی گئی تھیں، قرآنی پیشگوئیاں بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بھی، جن سے آپ کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے اور پھر جماعت میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کے بارے میں بھی ذکر کروں گا جو آپؑ نے بتایا، جو آپؑ نے فرمایا، جو پاک تبدیلیاں صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھیں اور آپؑ نے ان تکلیفوں کا بھی ذکر فرمایا جن سے صحابہ گزرے تھے اور جماعت کے افراد بھی گزر رہے ہیں۔ پس ہمیں ہر وقت ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاکہ مِن حیثُ الجماعت ہم ترقی کرنے والے ہوں نہ کہ نیچے گرنا شروع ہو جائیں۔ آپؑ نے اپنی بعثت اور صداقت کے بارے میں خدا کو گواہ بنا کر اعلان فرمایا ہے جو یقیناً ہمارے ایمانوں کو تقویت بخشتا ہے۔ اگر ہم ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں اور ہر وقت سامنے رکھیں تو یقیناً یہ ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بنتی رہیں گی اور ہمیں اپنے مقصد کی طرف توجہ دلاتی رہیں گی۔ بہر حال اب مَیں جیسا کہ مَیں نے کہا حوالے پیش کرتا ہوں جو اپنوں کے لیے بھی ہیں اور غیروں کے لیے بھی، جو ان کو دعوت دے رہے ہیں، جو آپؑ کے مسیح موعود ہونے کو روز روشن کی طرح کھولتے ہیں۔ یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس کی وضاحت میں ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علومِ حکمیہ دینیہ جن سے تکمیلِ نفس ہو اور نفوسِ انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دُور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک پہنچایا۔ اور خداشناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور

یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔ (پس یہ ہے یقین جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر آپؑ کی صداقت پر ہونا چاہیے اور ایمان کی حالت یہ ہونی چاہیے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور اسلام کی صداقت پر ایمان اور یقین ہمیں وہ ہونا چاہیے جو صحابہؓ کا تھا جیسا کہ آج کل صحابہؓ کے حالات میں مَیں خطبات میں بھی بیان کر رہا ہوں اور مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔) اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہو گا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہو گا۔ اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔ کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ اس حملہ کا لوگوں کے ایمان پر بہت بُرا اثر ہو گا۔ وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اس دجّال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدیدِ ایمان ہو گا کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ بات ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ پس جس حالت میں مسیح موعود اور فارسی الاصل کا زمانہ بھی ایک ہی ہے اور کام بھی ایک ہی ہے یعنی ایمان کو دوبارہ قائم کرنا اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی فارسی الاصل ہے اور اسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔ اوّل صحابۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے ان میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئی۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہؓ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا اور آیت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْھُمْ کی دولت سے یعنی صحابہؓ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے...... چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ خسوف کسوف رمضان میں موافق حدیث دار قطنی اور فتاویٰ ابن حجر کے ظہور میں آ گیا یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوا اور جیسا کہ مضمون حدیث تھا۔ اسی طرح پر چاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں وقوع میں آیا۔ ایسے وقت میں کہ جب مہدی ہونے کا مدعی موجود تھا اور یہ صورت جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہوا کبھی وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اب تک کوئی شخص نظیر اس کی صفحۂ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکا۔ سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا، اونٹوں کا بے کار ہونا، یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جلّ شانُہٗ نے اس آخری گروہ کو مِنْھُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہؓ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نُور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ

صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہؓ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا!!!" (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304-307)

پھر آپؑ اس دَور میں رونما ہونے والی اُن پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو آپؑ کے حق میں پوری ہوئیں کہ "یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنادے اور ان مذہبی جھگڑوں کو ختم کر کے آخر ایک ہی مذہب میں سب کو جمع کر دے اور اسی زمانہ کی نسبت... مجملہ ان کے ایک یہ کہ اُس زمانہ میں دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکلیں گی اور ایک یہ کہ زمین کی پوشیدہ کانیں یعنی معدنیں بہت سی نکل آویں گی اور زمینی علوم بہت سے ظاہر ہو جائیں گے اور ایک یہ کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جس کے ذریعہ سے کتابیں بکثرت ہو جائیں گی...... اور ایک یہ کہ اُن دنوں میں ایک ایسی سواری پیدا ہو جائے گی کہ اونٹوں کو بیکار کر دے گی اور اس کے ذریعہ سے ملاقاتوں کے طریق سہل ہو جائیں گے اور ایک یہ کہ دنیا کے باہمی تعلقات آسان ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بآسانی خبریں پہنچا سکیں گے اور ایک یہ کہ ان دنوں میں آسمان پر ایک ہی مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا اور ایک یہ کہ اس کے بعد زمین پر سخت طاعون پھیلے گی یہاں تک کہ کوئی شہر اور کوئی گاؤں خالی نہ رہے گا جو طاعون سے آلودہ نہ ہو اور دنیا میں بہت موت پڑے گی اور دنیا ویران ہو جائے گی۔ بعض بستیاں تو بالکل تباہ ہو جائیں گی اور ان کا نام و نشان نہ رہے گا اور بعض بستیاں ایک حد تک عذاب میں گرفتار ہو کر پھر ان کو بچایا جائے گا۔ یہ دن خدا کے سخت غضب کے دن ہوں گے اس لئے کہ لوگوں نے خدا کے نشانوں کو جو اُس کے فرستادہ کے لئے اس زمانہ میں ظاہر ہوئے قبول نہ کیا اور خدا کے نبی کو جو اصلاحِ خلق کے لئے آیا رڈ کر دیا اور اس کو جھوٹا قرار دیا۔ یہ سب علامتیں اِس زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ عقلمند کے لئے صاف اور روشن راہ ہے کہ ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں۔" (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 182-184)

(خطبہ جمعہ 26/ مارچ 2021ء)

معزز سامعین! اب مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد پڑھنے لگا ہوں جس میں آنجناب علیہ السلام نے اُن تمام باتوں کا ذکر فرمایا ہے جو آخری زمانہ میں پیشگوئیوں کے مطابق کسی شخص میں ظہور پذیر ہونی تھیں اور وہ حضرتِ مرزا غلام احمد علیہ السلام کے وجودِ باجود میں باحسن طریق موجود تھیں۔ اُن تمام کو دیکھ کر شکرانے کے طور پر ہم 23 مارچ کو یومِ مسیح موعودؑ مناتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"مَیں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا اور مَیں وہ شخص ہوں (کہ) جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور مَیں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا اور مَیں وہ شخص ہوں جس کے عہد میں وہ ستارہ نکلا جو مسیح ابن مریم کے وقت میں نکلا تھا اور مَیں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہو کر اونٹ بیکار کئے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکّہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے۔ تب اس وقت ان اونٹوں کی نسبت وہ حدیث جو صحیح مسلم میں موجود ہے صادق آئے گی یعنی یہ کہ لَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا یعنی مسیح کے وقت میں اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔ ایسا ہی مَیں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آسکے۔ مجھے اُس خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین چار چار لاکھ مرید تھا ان کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے اور بعض ان میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام "گلاب شاہ جس کا نام تھا" ضلع لدھانہ میں تھا جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا اور وہ لدھانہ میں آئے گا۔ میاں کریم بخش ایک صالح موحّد اور بڈھا آدمی تھا اس نے مجھ سے لدھانہ میں ملاقات کی اور یہ تمام پیشگوئی مجھے سنائی۔ اس لئے مولویوں نے اس کو بہت تکلیف دی مگر اس نے کچھ پروا نہ کی۔ اس نے مجھے کہا کہ گلاب شاہ مجھے کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم زندہ نہیں وہ مر گیا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ اس امت کے لئے مرزا غلام احمد عیسیٰ

ہے جس کو خدا کی قدرت اور مصلحت نے پہلے عیسیٰ سے مشابہ بنایا ہے اور آسمان پر اس کا نام عیسیٰ رکھا ہے اور فرمایا کہ اے کریم بخش! جب وہ عیسیٰ ظاہر ہوگا تو تُو دیکھے گا کہ مولوی لوگ کس قدر اس کی مخالفت کریں گے۔ وہ سخت مخالفت کریں گے لیکن نامراد رہیں گے۔ وہ اس لئے دنیا میں ظاہر ہوگا کہ تا وہ جھوٹے حاشیے جو قرآن پر چڑھائے گئے ہیں ان کو دور کرے اور قرآن کا اصل چہرہ دنیا کو دکھاوے۔ اس پیشگوئی میں اس بزرگ نے صاف طور پر یہ اشارہ کیا تھا کہ تُو اس قدر عمر پائے گا کہ اس عیسیٰ کو دیکھ لے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 35-37)

سامعین! پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات ... کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی جو حالت اس وقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزّل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ ان کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہو گیا ہے۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) اگر اس وقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کونسا وقت آئے گا؟ اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقعہ پر ہو گئی تھی۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ (اٰل عمران:124) اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہو جائے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟"

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 279-280)

پھر آپؑ احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے اور اس روز شکرِ الٰہی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"مسلمانوں کو چاہئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اُتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروانہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کرکے رہے گا مگر ان پر افسوس ہوگا۔

مَیں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ (البروج:17) ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر (دے) دی ہے اور مَیں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں اور یہ بھی پکّی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 290)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع و اقسام کے نشان دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے اور مَیں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 411-412)

سامعین! جب 23/ مارچ کو ہم یوم مسیح موعود مناتے ہیں تو ہمیں ان باتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ یہ باتیں حضرت مسیح موعود دنیا میں پیدا کرنے آئے تھے اور ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں کیا ہم میں یہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں یا کیا ہم اس انقلاب کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آئیں! حضرت مسیح موعودؑ کی زبانی آپؑ کے مقاصد کو سنتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

”میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسرِ صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔ میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھۡدِیۡ مَنۡ ھُوَ مُسۡرِفٌ کَذَّابٌ (المؤمنون:29)۔ کذّاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو ان کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو! میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہو گا۔ مخالفت کی مَیں پروا نہیں کرتا۔ مَیں اس کو بھی اپنے سلسلے کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 148۔ ایڈیشن 1985ء)

سامعین! آج 136 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں اور اس فیض سے حصہ پائیں جو آپ کی بعثت کا مقصد ہے جو آپ کے ماننے سے ملنا ہے۔

پس تقویٰ کو ہم نے اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہے کہ اسلام کا پھیلنا تقویٰ سے مشروط ہے۔ پس بجائے ظلم و تعدّی میں بڑھنے کے تقویٰ پیدا کرو۔ تقویٰ میں بڑھو۔ یہ اسلام کے نام پر جو حملے ہوتے ہیں یہ اسلام کی حمایت نہیں ہے بلکہ یہ بدنامی کا ذریعہ ہے اور معصوموں کا قتل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ بن رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا ہے کہ:

”مَیں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن احادیثِ صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیۡدًا۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 326-327۔ ایڈیشن 1984ء)

پھر افرادِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اور ہوں۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں نہیں رہ کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ مَیں اَور ہو گیا ہوں، اُسے فائدہ نہیں پہنچتا۔ فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے تو کچھ بات ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 72-73۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر آپ نے فرمایا کہ

"اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7۔8)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنے والے مسیح موعود کو مان لیا اور بیعت کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا عہد کیا اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو شکر کے سجدات بجالانے والے ہیں نہ کہ نظریں پھیر کر گزر جانے والے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا جب مسیح موعود کا ظہور ہوا اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا اور وہ اندھیرا زمانہ گزر گیا جس میں پہلے لوگ پڑے ہوئے تھے۔ وہ زمانہ جو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا زمانہ تھا ہم اس میں پیدا ہوئے جس کے انتظار میں بیشمار سعید روحیں اس دنیا سے چلی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس خدا سے ملایا جو زندہ خدا ہے۔ جو آج بھی سنتا ہے اور بولتا ہے جیسے پہلے سنتا اور بولتا تھا۔ پس ہمیں شکر گزاری کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کرے ہمارے عالمگیر سطح پر یومِ مسیح موعود منانے کے صلہ میں دنیا بھر میں بسنے والے لوگوں خاص طور پر مسلمانوں کو اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آپؑ کے دعوے کو سمجھنے والے ہوں اور جلد وہ اس مسیح و مہدی کی بیعت میں آجائیں جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لیے دنیا میں بھیجا ہے اور ہمیں بھی اپنا حقِ بیعت ادا کرنے والا بنائے۔ آمین

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(بتعاون: زاہد محمود)

✿✿✿✿